بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

# النّور

مئی - جون ۱۹۸۶ء

جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا ترجمان

امیر و مبلغ انچارج : شیخ مبارک احمد

ادارہ تحریر : قریشی مقبول احمد

مفتی احمد صادق

## خطبہ جمعہ

# جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی عزّت پر ہاتھ ڈالا

# اللہ تعالیٰ نے اسکی عزّت پر ہاتھ ڈال دیا

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

**خدائے عزیز کے اپنے رسولوں سے عظیم وعدے**

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۃ ابراہیم کی آیات ۴۶ تا ۴۹ کی تلاوت فرمائی جو مع ترجمہ درج ذیل ہیں :

وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ۝ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ۭ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۝ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝

ترجمہ: حالانکہ تم نے اُن لوگوں کے گھروں کو اپنا گھر بنایا ہُوا ہے جنھوں نے (تم سے پہلے) اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور تم پر یہ بات خوب روشن ہو چکی تھی کہ ان کے ساتھ ہم نے کیسا معاملہ کیا تھا اور ہم تمام باتیں تمہارے لیے کھول کر بیان کر چکے ہیں۔

اور یہ (لوگ) اپنی (ہر ایک) تدبیر عمل میں لا چکے ہیں۔ اور ان کی (ہر) تدبیر اللہ کے ہاں (محفوظ) ہے اور خواہ ان کی تدبیر ایسی ہو کہ اس کے نتیجہ میں پہاڑ بھی اپنی جگہ سے) ٹل جائیں (یہ تیرا کوئی نقصان نہیں کر سکتے)

پس (اے مخاطب) تو اللہ کو اپنے رسولوں سے اپنے وعدہ کے خلاف (معاملہ) کرنے والا ہرگز نہ سمجھ۔ اللہ یقیناً غالب (اور بُرے کاموں کی) سزا دینے والا ہے۔

**The Ahmadiyya Gazette and Annoor** are published under the supervision of Maulana Sheikh Mubarak Ahmad, Ameer & Missionary Incharge, U.S.A., for the **Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.**, 2141 Leroy Place, N.W., Washington, D.C., 20008. Phone. (202) 232-3737

*Printed at the Fazl-i-Umar Press, and distributed from Athens, Ohio 45701*

Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
P. O. BOX 338
ATHENS, OHIO 45701

Non Profit Org.
U.S. POSTAGE
PAID
ATHENS OHIO
PERMIT #143

(اور وہ دن ضرور آنے والا ہے) جس دن زمین و آسمان بدل کر دوسرے زمین و آسمان قائم کیے جائیں گے۔ اور یہ لوگ، اللہ کے سامنے ہوں گے جو واحد (اور ہر ایک چیز پر) کامل غلبہ رکھنے والا ہے۔

اسکے بعد فرمایا کہ پہلی آیت میں اوّل مخاطب تو حضرت اقدس محمد مصطفےٰ ؐ کے مخالفین ہی ہیں لیکن وہ سارے مخالفین اُمیں شامل ہیں جو قیامت تک اس ذیل میں پیدا ہوتے رہینگے اور وہ سارے مخالفین مخاطب ہیں جنہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے اس سے پہلے تنبیہات پہنچ چکی ہیں اور عبرتوں کے سامان اُنکے لیے مہیا کر دیئے گئے ہیں۔

فرمایا۔ اسکے بعد کفار سے خطاب چھوڑ کر خدا تعالیٰ مومنوں سے مخاطب ہوتا ہے اور یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے اپنی سنّت بیان کرتا ہے جو ہمیشہ سے چلی آرہی ہے اور فرماتا ہے کہ جو وعدے بھی میں رسولوں سے کرتا ہوں خواہ اُن کی کوئی بھی حیثیت ہو اوّل ہوں یا آخر ہوں۔ ادنیٰ نظر آئیں یا اعلیٰ دکھائی دیں خدا کا یہ اٹل قانون ہے کہ اپنے رسولوں کے ساتھ کیئے ہوئے وعدوں کو وہ کبھی نہیں ٹالتا۔ فرمایا۔ اسمیں عظیم الشان قوت پیدا ہوجاتی ہے۔ کسی جگہ۔ کسی حیثیت میں بھی کوئی رسول آیا ہو یا کسی جگہ کسی حیثیت سے بھی کوئی رسول آنے والا ہو۔ یہ اٹل قانون ہے کہ خدا تعالیٰ اُسکے ساتھ کیئے گئے وعدوں کو کسی صورت میں بھی نہیں ٹالے گا اور عزیز بھی بنے گا اور ذوانتقام بھی بنے گا۔ فرمایا۔ عزیز کا مطلب ہے جو غالب ہو اور قدرت رکھتا ہو غلبہ پر اور اُس کا غلبہ اُس کیلئے عزت کے سامان بھی پیدا کرے تحقیر کا غلبہ نہ ہو جسکی وجہ سے دنیا اُسے تحقیر کی نظر سے دیکھنے لگے۔

## موجودہ صدر پاکستان کے خلاف نفرتوں کا طوفان

فرمایا۔ عزیز کے لفظ کو اس لحاظ سے سمجھنا چاہیئے کہ غلبہ تو بڑے بڑے ڈکٹیٹروں کا بھی ہوجاتا ہے جیسے شمبر اور ہلاکو خان وغیرہ غالب آئے لیکن اُن کا غلبہ عزیز کا غلبہ نہیں تھا کیونکہ اس غلبے کے ساتھ ذلّتیں اور ہمیشہ کی بعد میں آنیوالی لعنتیں بھی وابستہ تھیں۔ لیکن جب عزیز کا غلبہ ہوتا ہے تو اُسکے ساتھ عزت کا مفہوم لازم ہے فرمایا۔ آجکل پاکستان میں جو حالات ظاہر ہو رہے ہیں وہ اپنی پیش خبریوں کے مطابق ظاہر ہو رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے انتقام کی چکی چل پڑی ہے اور بعض پہلوؤں سے اس قدر شدّت کے ساتھ چل رہی ہے کہ اگر ایک ذرّہ بھی کسی میں حیا اور غیرت ہو اور معمولی سی بھی فراست ہو تو وہ خوب اچھی طرح محسوس کرسکتا ہے کہ پاکستان میں کیا ہو رہا ہے۔ یہ موجودہ حکومت وہ ہے جس نے اپنے تمام ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہانت کی انتہا کردی۔ کبھی پاکستان کی تاریخ میں کسی ملّاں کے گروہ نے یا کسی حکومت کے کارندے نے اسقدر ظلم اور زیادتی سے کام نہیں لیا تھا جسطرح موجودہ حکومت نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے نام پر گند اچھالنے میں بے حیائی اور زیادتی سے کام لیا۔ اسوقت پاکستان کے ہر شہر کی ہر گلی میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ نہایت عبرتناک تصویر ہے۔ موجودہ صدر کے اوپر خطرناک گند اچھالا جا رہا ہے اور یہی صدر ذمہ دار ہیں اس سارے ظلم کے۔ پاکستان کی تاریخ میں کبھی کسی شخصِ واحد کو اتنی گندی گالیاں اس کثرت اور شدت کے ساتھ اور اس جوش اور جذبے کے ساتھ نہیں دی گئیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ نفرتوں کا ایک طوفان ہے جو اٹھ کھڑا ہوا ہے اور ایک لعنتوں کی بوچھاڑ ہے جو بارش کی طرح ان کے محلات پر نازل ہو رہی ہے۔

## خدا تعالیٰ کی نہ ٹلنے والی تقدیر

فرمایا۔ یہ خدا کی تقدیر نہیں تو اور کیا ہے۔ وہی خدا جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں رسولوں کے ساتھ کیئے گئے وعدوں کو کبھی ٹالا نہیں کرتا۔ اُسکی پکڑ نے آخر اُن کو آلیا۔ جس نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی عزت پر ہاتھ ڈالا۔ خدا نے اُسکی عزت پر ہاتھ ڈال دیا ہے اور یہ سلسلہ جاری رہنے والا ہے۔ یہ رکنے والا سلسلہ نہیں۔ اُن کی ذلتوں کی کوششیں تو چند سانس لیکر مر جائینگی اور دن بدن حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی عزت دنیا میں زیادہ پھیلتی چلی جائیگی اور زیادہ بلند مرتبہ ہوتی چلی جائیگی لیکن اُن کی ذلتیں اور زیادہ تنزل کی راہیں دیکھنے والی ذلتیں ہیں اور زیادہ قعرِ مذلت میں گرنے والی ذلتیں ہیں۔ یہ دن بدن بڑھتی چلی جائینگی اور نسلاً بعد نسلٍ لوگ اس ظلم کے دور پر لعنتیں بھیجتے چلے جائیں گے۔ فرمایا کہ یہ خدا کی تقدیر ہے جو ظاہر ہوتی ہے تو عبرت کے عجیب سامان پیدا کرتی ہے مگر جن کو بصیرت نہ ہو انکو نظر نہیں آتا۔ فرمایا۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ جن پر حکومت نے ہاتھ ڈالا تھا یا جن کو خوش کرنے کی خاطر حضرت مسیح موعودؑ کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی گئی تھی یعنی ملاؤں کا ٹولہ۔ وہ بھی اب عوام کے ہمنوا ہو کر موجودہ صدر کے اوپر خوب گند اُچھال رہے ہیں اور بعض صورتوں میں تو مولوی زیادہ گالیاں دے رہے ہیں۔

## جماعت احمدیہ کیلئے عبرت آموز سبق

فرمایا۔ جماعت احمدیہ کو میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ ایسے موقع پر ہمیں تھڑ دِلی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے ہم لوگ بلند باتوں کیلئے پیدا کیے گئے ہیں۔ ہمارے حوصلے وسیع ہونے چاہیئیں۔ گالیوں پر خوش ہونا تو خود کمینے لوگوں کا کام ہے ہمارے لیئے عبرت کا مقام ہے اور خوش ہونا اور کسی کے دُکھ پر ناچنا اور شادیانے بجانے میں اور عبرت میں بہت بڑا فرق ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے بار بار توجہ دلائی ہے کہ فاعتبروا یا اولی الالباب کہ اے اولی الالباب عبرت حاصل کرو اگر تم راہِ حق سے ہٹو گے تو تمہارے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جائیگا۔ اسلیئے استغفار سے کام لو اور عبرت حاصل کرو۔ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہو۔ جماعت احمدیہ کو اس دور سے گزرتے ہوئے ان اداؤں کو اختیار کرنا چاہیئے جو ائمۃ علیہم گروہ کی ادائیں ہیں۔ زیادہ استغفار سے کام لیں۔ زیادہ منکسر مزاجی سے کام لیں۔ زیادہ خدا کی طرف متوجہ ہوں اور ان ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ ہوں جو ایسے ادوار کے بعد الٰہی جماعتوں پر پڑا کرتی ہیں۔ چنانچہ معاً بعد فرمایا

یوم تبدل الارض غیر الارض والسمٰوٰت وبرزوا للّٰہ الواحد القھّار۔ کہ اس دور میں زمین تبدیل کردی جائیگی اور آسمان بھی تبدیل کر دیئے جائیں گے اور لوگ جوق در جوق خدائے واحد و قہار کی طرف رُخ کرینگے۔

فرمایا۔ اس مضمون کو موجودہ واقعات پر چسپاں کرکے دیکھیں تو پھر سمجھ آئیگی کہ اسکا یہاں کیا تعلق ہے؟ فرمایا۔ جس قسم کے واقعات پاکستان کی سرزمین پر ہو رہے ہیں یہ ایسی زمین نہیں ہے جس پر مومن خوش ہو سکے۔ یہ الٰہی جماعتوں کی ادائیں تو نہیں ہیں کہ سارے ملک کو گندگی سے بھردو خواہ دشمن کے خلاف ہی ہو۔ یہ تو قرآن اور سنت کا طریق نہیں ہے۔ اسلیئے فرمایا کہ یہ جو زمین تم دیکھ رہے ہو جس پر انقلاب برپا ہونے والا ہے۔ اس زمین کو تبدیل کرنا پڑے گا اور اس زمین کو تبدیل ہونا پڑے گا اور اسکی ساری

ذمہ داری مومنوں پر عائد ہوتی ہے۔ اُن کے آسمان کو بھی بدلنا ہوگا کیونکہ ان کی روحانی حالت بھی خراب ہو چکی ہے۔ ان کی دنیاوی حالت بھی خراب ہو چکی ہے۔ ایک ایسی قوم جو بار بار ابتلاؤں کے ایسے دور سے گزرتی ہو اور سنبھلنے کی بجائے ہر دفعہ پہلے سے زیادہ خراب حالت میں اپنے آپ کو پائے جیسے اخلاق کا دیوالیہ پٹ رہا ہو۔ اُن کی زمین بھی بدلانی ہوگی اور اُن کے آسمان بھی بدلانے ہونگے اور اسمیں جماعت احمدیہ کو سب سے زیادہ کردار ادا کرنا ہے۔

## پاکستانی عوام کی مظلومیت

فرمایا۔ زمین کے لحاظ سے پاکستان کے عوام کتنے مظلوم ہیں۔ کتنی دفعہ یہ کہانی دہرائی گئی ہے کہ ملک کی اپنی فوج نے غیر قوموں سے بچانے کی بجائے خود اپنے ملک پر قبضہ کر لیا۔ بظاہر یہ سمجھ میں آنیوالی بات ہی نہیں ہے کہ چوکیدار تو رکھے تھے ڈاکوؤں سے بچاؤ کیلئے اور وہ گھر کے مالک بن کے بیٹھ گئے اور ساری دولت پر قابض ہوگئے اور گھر کے مکینوں کو غلام بنا لیا۔

فرمایا۔ یہ کئی دفعہ ہو چکا ہے اور دھمکی دی جارہی ہے کہ اگر تم اپنا حق مانگنے سے باز نہیں آئے تو پھر یہی کر سکتے ہیں۔ اسلئے خاموشی اختیار کرو۔

فرمایا۔ اگر خدا تعالیٰ کا انتقام ظاہر ہو اور پھر ان کے زمین و آسمان بدلائے نہ جائیں تو وہ الٰہی انقلاب نہیں ہے کہ جو پہلے سے زیادہ دُکھ چھوڑ جائے۔

## جماعت احمدیہ کیلئے قرآن کریم کا پیغام

فرمایا۔ جماعت احمدیہ پر بڑی بھاری ذمہ داری ہے۔ قرآن کریم کا پیغام آپ کو یہ ہے کہ آپ نے نئی زمین اور نئے آسمان کیلئے کوشش کرنی ہے۔ آپ ہرگز کسی ایسے انقلاب سے راضی نہ ہوں جو دنیا کے حالات بدلانے والا انقلاب نہ ہو۔ جو دنیاوی اور روحانی زندگی میں تبدیلی پیدا کرنے والا نہ ہو۔

فرمایا۔ اپنے زمین و آسمان تو ضرور بدلیں کیونکہ اگر آپ کے اپنے زمین و آسمان نہ بدلے گئے تو آپ نے دنیا کے زمین و آسمان کیسے بدلنے ہیں۔ یہ دور انقلابی روحانی تبدیلیوں کا تقاضا کر رہا ہے۔ ایسی تبدیلیاں کہ جماعت کے دنیاوی اور اندرونی حالات بھی درست ہو جائیں اور بیرونی اور روحانی حالات بھی درست ہو جائیں۔

# سب سے زیادہ با اخلاق جماعت احمدیہ ہونی چاہیئے

# اپنے گھروں کی اصلاح کی طرف پوری توجہ دیں

## خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(بتاریخ 7 فروری سنہ 1986ء بمقام مسجد فضل لنڈن مرتبہ مکرم نصیر احمد صاحب قمر مبلغ سلسلہ)

### سب سے زیادہ با اخلاق جماعت جماعت احمدیہ ہونی چاہیئے

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قوموں کی تعمیر کا آغاز گھروں سے ہوتا ہے۔ اگر ہم گھروں کی تعمیر کی طرف پوری توجہ دیں اور وہ معاشرتی خرابیاں جو گھروں سے پیدا ہو کر قوموں میں پھیلتی ہیں ان کی وقت پر بیخ کنی کی کوشش کریں تو خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ کی مجموعی تصویر بہت ہی حسین ہو جائیگی۔ تمام دنیا میں سب سے زیادہ با اخلاق جماعت، جماعت احمدیہ ہونی چاہیئے۔ محض اسلئے نہیں کہ ہر قوم کو اپنے متعلق بڑی بڑی باتیں کرنیکی عادت ہوتی ہے بلکہ اسلئے کہ اگر ہم وہی جماعت ہیں جو ہمارا دعوٰی ہے تو اس کے سوا کوئی منطقی نتیجہ نکلتا ہی نہیں۔ ہمارا دعوٰی ہے کہ ہم سب سے زیادہ با اخلاق انسان یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستہ ہیں اور آج ہم آپؐ کے حقیقی غلام ہیں۔ پس جماعت احمدیہ کو دنیا کی سب سے زیادہ با اخلاق جماعت ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اگر ہم آنحضرت صلعم کی غلامی کے دعوے میں سچے ہیں تو ہم نے ساری دنیا کے اخلاق درست کرنے کا دعوٰی کیا ہے اور ساری دنیا کیلئے نمونہ بننے کا دعوٰی کیا ہے اور اس پہلو سے بہت ہی عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کسی کو یہ توفیق نہیں ملنی چاہیئے کہ کسی احمدی کے اخلاق پر انگلی اٹھا سکے۔

### معاشرتی خرابیوں کا آغاز گھر سے ہوتا ہے۔

حضور نے معاشرتی خرابیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان خرابیوں کا آغاز گھر سے ہوتا ہے۔ ماؤں کی کوکھ سے جنت بھی بن رہی ہوتی ہے اور جہنم بھی بن رہی ہوتی ہے۔ اسلئے گھروں کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ ہر مرد ذمہ دار ہے کہ وہ اپنے اخلاق درست کرے اور ہر عورت ذمہ دار ہے کہ وہ اپنے اخلاق درست کرے۔

حضور نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض فرمودات پڑھکر سنائے اور مختلف معاشرتی خرابیوں کی نشاندہی فرمائی۔ فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ حکم و عدل تھے۔ آپ کا نزاع خالفتہ قرآن و سنت پر مبنی تھا جسکے نتیجہ میں آپ کی ہر بات درست ہوتی تھی اسلئے ان ارشادات پر غور کریں اور ان کی روشنی میں اپنے گھروں کے حالات درست کرنیکی کوشش کریں۔

### والدہ کے حقوق کی وضاحت

حضور نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ایک ارشاد کی روشنی میں بتایا کہ والدہ کا حق بہت بڑا

ہے اور اُسکی اطاعت فرض ہے مگر پہلے یہ دیانت کرنا چاہیئے کہ اسکی تہہ میں کوئی اور بات تو نہیں ہے۔ جو خدا کے حکم کے بموجب والدین کی اہمی اطاعت سے بری الذمہ کرتی ہو۔ خدا تعالیٰ کے احکام و فرائض کو بہرحال مقدم رکھا جائیگا شرعیت کے معاملات کے سوا دیگر امور میں حتی الامکان سبب کو معلوم کر کے

ناراضگی کی وجہ کو دور کرنا چاہیئے۔ شیر اور بھیڑیئے بھی ہلانے سے ہل جاتے ہیں۔ دشمن سے بھی دوستی ہو جاتی ہے۔ اگر صلح کی جائے تو کیا وجہ ہے کہ والدہ کو ناراض رکھا جائے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اصلاح کی تعلیم دی ہے اسلیئے بد خوئی کو دور کریں۔ لڑنے کے اصل سبب کو معلوم کریں اور حکمت کے ساتھ اسے دور کرنیکی کوشش کریں۔

## عورتوں سے سلوک میں افراط و تفریط

حضور نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے اقتباس کی روشنی میں بتایا کہ دو قسم کے لوگ دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ ایک گروہ ایسا ہے کہ اُنہوں نے عورتوں کو بالکل خلیع الرسن کر دیا ہے۔ دین کا کوئی اثر اُن پر نہیں ہوتا اور کوئی ان سے نہیں پوچھتا اور بعض اسکے بالمقابل ایسی سختی اور پابندی کرتے ہیں کہ اُن میں اور حیوانوں میں کوئی فرق نہیں کیا جاسکتا۔ وہ عورتوں سے بہت بُری طرح سلوک کرتے ہیں۔ فرمایا ایسا شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلے میں کھڑا ہوتا ہے۔

## اللہ تعالیٰ نے مرد کو قوّام بنایا ہے

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو قوّام بنایا ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورت کے مقابل میں اکڑا ہو اور بڑی بڑی شیخیاں مارے، اُسے دبائے اور گالی گلوچ کرے۔ قوّام کا مطلب ہے کہ گھر کے ماحول کو خوشگوار رکھنے کی سب سے اولین ذمہ داری مرد پر ہے لیکن اس طرح نہیں کہ وہ زبردستی دوسروں کو ٹھیک کرے بلکہ اس طرح کہ پہلے اپنے آپ کو درست کرے۔ قوّام کا مطلب ہے توازن پیدا کرنیوالا جو خود بھی ہر انتہا سے پاک ہو اور اپنے گھر کو بھی ہر قسم کی انتہاؤں سے بچا کر رکھے۔ مرد اپنے گھر کا امام ہوتا ہے۔ اُسے چاہیئے کہ اپنے قوای کو برمحل اور حلال موقع پر استعمال کرے۔ جو شدید الغضب ہوتا ہے اُس سے حکمت کا پہلو چھین لیا جاتا ہے۔ جس نے عورت کو صالحہ بنانا ہو وہ خود صالح بنے۔ ہماری جماعت کیلئے ضروری ہے کہ عورتوں کو صالحہ بنائیں۔ تقویٰ اختیار کریں۔ جب تقویٰ نہ ہو تو اولاد بھی پلید ہو جاتی ہے۔ اولاد کا طیب ہونا تو طیبات کا سلسلہ چاہتا ہے۔ اسلیئے چاہیئے کہ سب نمونہ دکھاویں۔ عورت خاوند کی جاسوس ہوتی ہے وہ اپنی بدیاں اُس سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتا اسی طرح وہ بہت دانا بھی ہوتی ہے۔ جب خاوند سیدھے رستہ پر ہوگا تو وہ اس سے بھی ڈرے گی اور خدا سے بھی۔ اس لیئے ایسا نمونہ دکھانا چاہیئے کہ عورت کا یہ مذہب ہو جائے کہ میرے خاوند جیسا اور کوئی نیک دنیا میں ہے ہی نہیں اور وہ یہ اعتقاد کرے کہ یہ باریک سے باریک نیکی کی رعایت کرنیوالا ہے۔ جب عورت کا یہ اعتقاد ہو جاوے گا تو ممکن نہیں کہ وہ خود نیکی سے باہر رہے الرجال قوامون علی النساء اسی لیئے فرمایا کہ عورتیں خاوند سے متاثر ہوتی ہیں جس حد تک خاوند صلاحیت اور تقویٰ بڑھائے گا، کچھ حصہ عورتیں اس سے ضرور لیں گی۔ ایسے ہی اگر وہ بدمعاش ہوگا تو بدمعاشی سے حصہ لیں گی۔

## بیویوں کے نقائص کی بجائے ان کی خوبیاں دیکھنی چاہیئں

فرمایا کہ بعض دفعہ بعض مرد عورتوں سے اس وجہ سے بدخلقی دکھاتے ہیں کہ اسکی فلاں عادت ہمیں پسند نہیں ہے اور یہ بات بھول جاتے ہیں کہ اگر کسی کی بدی کے نتیجہ میں اُسے چھوڑنا ہو تو خدا کا بندے سے تعلق ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ کوئی انسان ایسا نہیں جو کمزوریوں سے پاک ہو۔ پھر کیا وہ خود ہر قسم کی کمزوریوں سے پاک ہیں۔ کیا ان میں ایسی عادتیں نہیں جو عورتوں کو ناپسند ہوں۔ آنحضرتؐ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ ایک مومن اپنی مومن بیوی کے ساتھ بغض و نفرت نہ رکھے اگر اُسے اس کا کوئی خلق ناپسند ہے تو کوئی دوسرا اچھا اور پسندیدہ بھی تو ہے۔ اس پر نظر کیوں نہیں رکھتا۔ فرمایا کہ یہ وہ راز ہے جسکے نتیجہ میں معاشرہ محبت کے بندھنوں میں باندھا جاتا ہے ورنہ نقائص کو دیکھا جائے تو کسی بھی دو شخصوں کے درمیان محبت کا تعلق قائم نہیں رہ سکتا۔

## عورتوں کو بدنی سزا دینے کے متعلق وضاحت

فرمایا کہ قرآن کریم نے بعض شرائط کے ساتھ عورتوں کو بدنی سزا دینے کی اجازت عطا فرمائی ہے لیکن مرد اکثر اس کا غلط استعمال کرتے ہیں اور ان شرائط پر نظر نہیں رکھتے اور مارنے میں بھی حد اعتدال سے آگے نکل جاتے ہیں۔

حضور نے آنحضرتؐ کے ایک ارشاد کا ذکر فرمایا کہ ایک موقعہ پر آپؐ نے فرمایا لَا تَضْرِبُوْا اِمَاءَ اللّٰہِ۔ یعنی اللہ کی لونڈیوں کو نہ مارا کرو۔ خدا کا خیال کرو یہ اسکی بندیاں ہیں۔ اس ارشاد کا اتنا گہرا اثر ہوا کہ اسکے چند روز بعد حضرت عمرؓ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ! عورتیں اپنے شوہروں پر غالب آگئی ہیں۔ اُن کی جرأت و دلیری حد سے بڑھ گئی ہے۔ اس پر آپؐ نے بیویوں کو ڈانٹ ڈپٹ کرنے کی اجازت تو دی لیکن مارنے کا نہیں فرمایا۔ پھر کچھ عرصہ بعد عورتوں نے ازواج مطہرات کے پاس اپنے خاوندوں کی شکایتیں کیں جس پر حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ "محمدؐ کی بیویوں کے پاس بہت سی عورتیں اپنے خاوندوں کی شکایت لے کر آئی ہیں۔ تم میں سے وہ شخص اچھا نہیں ہے جو اپنی بیویوں سے بدسلوکی کرے۔"

## طلاق میں جلدی کرنا نامناسب ہے

فرمایا کہ جہاں تک معاشرے کی اصلاح کا تعلق ہے، بعض مواقع ایسے بھی آجاتے ہیں کہ مرد کو طلاق دینی پڑتی ہے یا عورت کو طلاق لینی پڑتی ہے لیکن طلاق میں جلدی کرنا مناسب نہیں ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہر ایسی عورت جو جائز وجہ کے بغیر خاوند سے طلاق لینے میں جلدی کرے اُس پر جنت کی خوشبو حرام ہے آنحضرتؐ طلاق کو جائز ہونیکے باوجود سب سے زیادہ ناپسند فرماتے تھے۔ بالخصوص جب کسی کے ہاں بچے ہوں تو طلاق اور بھی ناپسندیدہ ہو جاتی ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص کا معاملہ حضرت مسیح موعودؑ کے سامنے پیش کیا گیا کہ اُس نے بیوی کو لکھا ہے کہ وہ اگر خط دیکھتے ہی میری طرف روانہ نہ ہوئی تو اُسے طلاق ہو گی۔ اس پر حضور اقدسؑ نے فرمایا کہ جو شخص اس قدر جلدی قطع تعلق پر آمادہ ہو جاتا ہے ہم کیسے امید کر سکتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ قطع تعلق میں جلدی نہیں کرے گا۔

**سب سے خطرناک تکبر نیکی کا تکبر ہے۔**

فرمایا کہ بہت سی باتیں جو ہمارے معاشرہ کو خراب کر رہی ہیں اُن کی بنیادی وجہ تکبر ہے اور یہ تکبر کئی بھیس بدل کر انسان کے سامنے آتا ہے اور سب سے زیادہ خطرناک تکبر نیکی کا تکبر ہے۔ دنیا میں بہت سے فساد نیکی کے تکبر کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔
فرمایا۔ نیکیوں کو اگر ناجائز طریق سے نافذ کرنے کی کوشش کی جائے تو اس کا الٹ نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔

**بغض کا دُور ہونا مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامت ہے۔**

حضور نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے بعض ارشادات پڑھ کر سنائے اور احباب کو خدا تعالیٰ کی توحید کو اختیار کرنے اور آپس میں محبت و ہمدردی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور بتلایا کہ بغض کا جدا ہونا مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامت ہے۔ کیا یہ علامت پوری نہ ہو گی؟ حضرت مسیح موعودؑ نے جماعت کو نصیحت فرمائی ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھائیوں کو دکھ دینا ٹھیک نہیں۔ دوسروں پر عیب نہ لگاؤ کیونکہ بعض اوقات انسان دوسرے پر عیب لگا کر خود اس عیب میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ یہ بڑی رعونت کی جڑ اور بیماری ہے کہ دوسرے کی خطا کو پکڑ کر اشتہار دیا جائے۔ ایسا امر سے نفس خراب ہو جاتا ہے۔ نیکوں سے کام لینے والا فرشتوں میں داخل کیا جاتا ہے۔ متقی دنیا کی بلاؤں سے بچایا جاتا ہے۔ چاہیئے کہ اپنے بھائی کی پردہ پوشی کریں اور اسکی عزت و آبرو پر حملہ نہ کریں

**حضرت محمد مصطفیٰ ؐ سے انکسار سیکھیں**

فرمایا کہ بچے ہو کر بڑوں کی طرح تذلل اختیار کریں۔ اپنی خوبیوں پر عجز اختیار کریں پھر دیکھیں کہ معاشرہ کتنی تیزی سے سدھرتا ہے۔
جو شخص نیکیوں پر تکبر کرتا ہے اسے اپنی بدیوں پر شرمندگی کی توفیق ہی نہیں ملتی۔ ندامت اور استغفار کی توفیق اُسی کو ملتی ہے جو اپنی نیکیوں پر انکسار دکھاتا ہے۔ اسلئے انکسار سیکھیں اور یہ انکسار حضرت محمد مصطفیٰؐ سے سیکھیں۔
فرمایا۔ "حکمت کے ساتھ آنکھیں کھول کر معاملہ کریں۔ بہت ہی بڑی ذمہ داری ہے جماعت احمدیہ کی کہ نہ صرف اخلاق پیدا کریں بلکہ اخلاق کو مکارم تک پہنچائیں اور مکارم سے آگے بڑھا کر مکارم اخلاق کو بھی زینت بخشیں۔"
خطبہ ثانیہ کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض نماز جنازہ ہائے غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ ہائے غائب پڑھائی۔

# اسیران و شہدائے احمدیت کی فلاح و بہبود کیلئے سیدنا بلال فنڈ کی نہایت اہم تحریک کا اعلان

## اسیرانِ ساہیوال و سکھر کا عظیم الشان صبر و توکل اور شوقِ قربانی

## خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۱۴ مارچ ۹۶ء۔ بمقام مسجد فضل لندن          مرتبہ مکرم نصیر احمد صاحب قمر مبلغ سلسلہ

**ساہیوال اور سکھر کے جابرانہ فیصلوں پر جماعت کا ردّ عمل**

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا: جب سے ساہیوال اور سکھر کے مقدمات کا جابرانہ فیصلہ سنایا گیا ہے اس وقت سے جماعت کی طرف سے جو خطوط مل رہے ہیں ان میں اکثر میں اس بارہ میں بے چینی کا اظہار پایا جاتا ہے۔ اپنے اپنے انداز بیان کے مطابق وہ اپنے درد کا اظہار بھی کرتے ہیں اور دعاؤں کا ذکر بھی کرتے ہیں اور بعض خطوں میں یہ بھی تحریک ہوتی ہے کہ جو ممکن کوشش ہو کرنی چاہیئے۔ اکثر ایسے خط ہوتے ہیں جو اس بات پر بھی اطمینان کا اظہار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں علم ہے کہ ہم سے بہتر نظام جماعت کو ان کا اور ان کے اہل خاندان کا فکر ہو گا۔ ہمیں پورا اطمینان ہے کہ جو کوشش بھی انسانی حد تک ممکن ہے وہ ان کیلئے کی جا رہی ہو گی۔ فرمایا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر ہیں اور جنہیں نظامِ جماعت پر کامل اعتماد ہے لیکن کچھ لوگ اپنے جذبے کے اظہار میں اس معیار پر پورا نہیں اترتے۔ بعض کے مطالبے آتے ہیں کہ ہمیں بتایا جائے کہ جماعت اس سلسلہ میں کیا کر رہی ہے۔ فرمایا۔ ان لوگوں کے قول سے ایمان میں نقص کی بُو آتی ہے اور جو ان کا مقام ہے اس سے بڑھ کر باتیں کرنے والے دکھائی دیتے ہیں۔

**اسیران کے عزیز و اقارب کا عظیم الشان صبر و توکل**

حضور نے بتایا کہ جہاں تک ان اسیران کے قریبی عزیزوں کا تعلق ہے وہ پہلے گروہ سے بھی زیادہ ایمان اور تقویٰ کا عظیم الشان اظہار کر رہے ہیں ان کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ سابقون الاوّلون کن لوگوں کو کہتے ہیں۔ خود وہ جن پر خدا کی خاطر خدا کے نام پر مصائب توڑے جا رہے ہیں اور وہ جو ان کے قریب ترین ہیں، ان کے صبر و ثبات کے، تقویٰ کے، توکل کے اور اللہ کی رضا پر راضی رہنے کے نمونے ایسے عظیم الشان ہیں کہ وہ ہمیشہ تاریخ احمدیت میں سنہری حروف سے لکھے جائیں گے۔ ہمیشہ آئندہ نسلیں ان کو دعائیں دیں گی اور رشک کریں گی ان کے خلوص اور ان کے تقویٰ پر۔
فرمایا کہ قربانی کیلئے چُنا جانا بھی ایک انعام اور بڑی سعادت ہے۔ خدا تعالیٰ جب کسی کو قربانی کیلئے چنتا ہے تو اسمیں یا اسکے خاندان میں ضرور کوئی بات دیکھتا ہے

ان کے اندر تقویٰ کی کوئی ایسی روح نظر آتی ہے، کوئی ایسی قربانی کی تمنا دکھائی دیتی ہے جسکی وجہ سے ان کو یہ سعادت نصیب ہوتی ہے۔

فرمایا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جن سے قربانی نہیں لی جا رہی، گو جماعت کی بھاری اکثریت قربانی دینے کیلئے تیار بیٹھی ہے، ان میں کوئی نقص ہے! ہرگز یہ مطلب نہیں۔ صرف یہ مطلب ہے کہ جب خدا کی نظر کسی کو چنتی ہے تو اسکی سعادت ابھر کر سامنے آ جاتی ہے اور چمک اٹھتی ہے اور سعادت کے بغیر خدا کی نظر کسی کو نہیں چنتی۔ قرآن کریم کہتا ہے **منھم من قضی نحبہ و منھم من ینتظر**۔ کہ جنکو ہم نے قربانی کیلئے چن لیا ہے صرف وہی نہیں ہیں جو میری نظر میں عزیز ہیں۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو انتظار میں بیٹھے ہیں اور وہ انتظار میں بیٹھے رہنے والے بھی میری محبت اور پیار کی نظر کے نیچے ہیں۔

**اسیران راہ مولا کا شوقِ قربانی**

حضور انور نے بعض راہِ مولیٰ میں دکھ اٹھانے والوں اور ان کے اعزہ و اقرباء کے خطوط سے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے اور بتایا کہ اسطرح خدا کی راہ میں عزم اور حوصلہ کے ساتھ قربانیاں دی جاتی ہیں۔

فرمایا۔ سکھر جیل میں ہمارے دو بھائی مکرم پروفیسر ناصر احمد صاحب قریشی اور مکرم رفیع احمد صاحب قریشی قید ہیں۔ پروفیسر ناصر احمد صاحب قریشی کے ۱۴ مارچ کے خط سے حضور نے ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جو انہوں نے پھانسی گھاٹ سینٹرل جیل سکھر سے حضور کی خدمت اقدس میں بڑے پیار اور محبت کے ساتھ تحریر کیا۔ وہ لکھتے ہیں۔

"حضور! ہماری جانیں، مال، عزت، اولاد، آبرو سب خدا کے حضور حاضر ہیں۔ صرف وہ راضی ہو جائے۔ ظالم جتنا چاہیں ظلم کریں، تختۂ دار پر بے گناہ لٹکا دیں، ہماری مسکراہٹ اللہ کی رضا کی خاطر قائم رہے گی اور خدا اور قرآن کی جھوٹی قسمیں کھا کھا کر دروغ گوئی سے کام لینے والوں کو دعائیں دیتے ہوئے رخصت ہوں گے ......"

اسی طرح حضور نے ان کے بیٹے کے ۲۰ مارچ کے تحریر کردہ خط سے ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں اس نے جیل میں اپنے والد اور چچا کے ساتھ ملاقات کا نقشہ کھینچا اور ان کے عزم اور بلند حوصلہ کا ذکر کیا۔ اس نے یہ بھی لکھا کہ ظالم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہمیں تکلیفیں دے کر ہمارا ایمان خرید لیں گے۔ خدا کی قسم! یہ لوگ اگر ہم سب کو پھانسی دے دیں تو بھی ہم لوگ اُف نہیں کریں گے۔

حضور نے ساہیوال کیس میں ملوث راہ مولیٰ کے ایک اور اسیر مکرم محمد الیاس منیر صاحب، مربی سلسلہ کی ہمشیرہ اور والد کے خطوط سے بھی بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے جن سے ان کا صبر، حوصلہ اور قربانی اور صدق و صفا نمایاں ہے۔ مکرم محمد الیاس منیر صاحب کے والد مکرم محمد اسماعیل منیر صاحب واقفِ زندگی نے حضور کی خدمت میں تحریر کیا کہ:

"ہمیں خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمارے خاندان کو بھی ایک اہم قربانی پیش کرنے کیلئے چن لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید فضل فرمائے اور پوری بشاشت سے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو ہمارے رب کے ہاں بھی مقبول ہو۔"

انہوں نے اپنے خط میں ہر قسم کی قربانیوں کیلئے ہر دم تیار رہنے کے عزم کا اظہار کیا اور الیاس منیر صاحب کی اہلیہ صاحبہ اور بچوں کے صبر اور استقامت کا ذکر کیا۔ اسطرح دیگر اسیرانِ راہِ مولیٰ ساہیوال کے بلند حوصلہ اور بشاشت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ فیصلہ کے بعد جب اعزہ ان سے ملاقات کرنے کیلئے گئے تو انہوں نے ملاقات کرنیوالوں کے حوصلے بڑھائے۔

مکرم محمد اسماعیل منیر صاحب نے اسیران کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ

"وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرح **افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین** کے نعرے بلند کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان کی خواہش کے مطابق حضرت عبداللطیف صاحب شہید جیسی استقامت عطا فرمائے ......"

پھر حضور نے محمد الیاس منیر صاحب کے خط سے اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے تحریر کیا ہے کہ

"جب فیصلہ سنایا گیا تو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے لیکن میرے سارے جسم میں بجلی دوڑ گئی ہے۔ بے اختیار "الحمد للہ" کے کلمات منہ سے نکلے اور یوں لگا جیسے سارے بوجھ اتر گئے ہیں۔ اردگرد سخت افسوس کا ماحول تھا۔ ہم خوش ہو رہے تھے۔ دیکھنے والے ہمیں خوش ہوتے ہوئے دیکھ کر حیران بھی ہو رہے ہوں گے مگر ہم تو افسانہ بنی ہوئی تاریخ کو زندہ کر رہے تھے۔"

پھر وہ لکھتے ہیں:

"پیارے آقا! ہم جو خادم کے عہد میں جان قربان کرنے کا وعدہ کیا کرتے تھے، آج وقت آیا ہے اس وعدہ کو نبھانے کا۔ بے شک ہم بہت کمزور ہیں، بہت گناہ گار ہیں لیکن آج جب ہمارے مولا نے اسلام کے احیائے نو کیلئے ہمیں چنا ہے تو ہم اپنی پوری ہمت اور طاقت کے ساتھ لبیک لبیک کہتے ہوئے اپنے مولیٰ کے حضور حاضر رہیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔ اور ہمیں یقین ہے کہ ہمارے ایک وجود کے بدلے میں ہزاروں، لاکھوں وجودوں کو زندگی ملے گی جو قیامت تک دشمنوں کیلئے جلن اور سخت سوزش کا موجب بنی رہے گی۔"

حضور نے فرمایا۔ یہ وہ خوش نصیب ہیں جنہیں خدا نے ابدی زندگی کیلئے چن لیا ہے۔ جو خود بھی مبارک بنائے جاتے ہیں اور جن کے وجود اپنے ماحول کو بھی مبارک کر دیتے ہیں۔ جنکے خاندانوں پر نسلاً بعد نسلٍ اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی رہتی ہیں۔ یہ وہ خوش نصیب لوگ ہیں جو کامل طور پر راضیۃً مرضیۃً کی حیثیت سے جب بھی خدا ان کو بلاتا ہے تو اسکے حضور حاضر ہو جاتے ہیں۔ اسلئے جماعت احمدیہ کو انہیں ہمیشہ خاص دعاؤں میں یاد رکھنا چاہیئے اور ان کی اولادوں کو بھی، اولاد در اولاد کو بھی۔ جہاں تک جماعت کو توفیق ہے لازماً وہ ان کے تمام پسماندگان کا بہترین خیال رکھے گی۔

**زندہ جماعت کے بچے کبھی یتیم نہیں ہوا کرتے**

فرمایا۔ میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لیکر یہاں سے

فرصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل وعیال کو، ان کے حقوق کو بھول جائے۔ الٰہی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے اور یہ حقیقت کبھی کبھی ہر ایک کے پیش نظر رہے کہ ہم بطور جماعت کے زندہ ہیں اور بطور جماعت کے ہمارے سب دکھ اجتماعی حیثیت رکھتے ہیں۔

## مالی قربانی کی تحریک

فرمایا۔ اگرچہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ان تمام باتوں کو اچھی طرح سمجھتی ہے اور اپنی ذمہ داریاں نبھائیگی لیکن بعض دوستوں کی طرف سے بار بار یہ اصرار ہوتا رہا ہے کہ شہداء کے لیے ایک مستقل فنڈ اکٹھا ہونا چاہیئے۔ پہلے تو میری طبیعت میں یہ تردد رہا اس خیال سے کہ یہ تو ان کے حقوق ہیں اور جماعت کی جو بھی آمد ہے اسمیں اولین حق ان لوگوں کا شامل ہے۔ اسلیئے الگ تحریک کرنے سے انہیں جذباتی تکلیف نہ ہو۔ دعا بھی کرتا رہا، مگر اب مجھے استخارہ میں شرح صدر ہو گیا ہے سو چونکہ یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اعزاز سمجھے گا اس بات کو کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہیئے تھی اتنی نہیں تو ایک بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق مل رہی ہے اور اسلیئے کہ بہت سے لوگوں کی طرف سے بے اختیار بار بار یہ کہا جا رہا ہے کہ ہم بے چین ہیں۔ ہم کسی رنگ میں خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں بھی موقع دیا جائے اور چونکہ جماعت کی ایسی تربیت ہے کہ انفرادی طور پر ایسے لوگوں کو ایسے خاندانوں سے تعلق رکھ کر رقوم دینے کو مناسب نہیں سمجھا جاتا۔ اس میں بہت سی قباحتیں ہیں۔ اسلیئے خدمت کی تڑپ رکھنے والوں کیلئے یہی رستہ باقی ہے کہ نظام جماعت ان کو موقع دے۔ اسلیئے آج میں اس تحریک کا اعلان کرتا ہوں

حضور نے اس تحریک میں حصہ لینے والوں سے متعلق فرمایا کہ پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے گا۔ ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ اس پر لازم ہے کہ وہ نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ بھی ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو۔ ایک خواہش پیدا ہوئی ہو کہ میں اس میں شامل ہو جاؤں۔ پھر خواہ کسی کو ایک آنہ دینے کی بھی توفیق ہو، وہ بھی بہت عظیم دولت ہے۔ وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہو گی۔

## دعاؤں کی تحریک اور دشمنوں کو پیغام

حضور نے دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ دعائیں کرنا، دعاؤں میں گریہ وزاری کرنا ان پیاروں کی یاد میں دل کو نرم پاتا اللہ کی رحمت ہے۔ یہ دل کے درد اپنے پیاروں کیلئے ہیں۔ جہاں تک دشمنوں کا تعلق ہے، ان کیلئے یہی پیغام ہے کہ جتنی ٹھوکریں تم ہمیں لگاؤ گے خدا کی قسم! ہم پہلے سے بڑھ کر زیادہ طاقتور اور صاحب عزم ہوتے چلے جائیں گے۔ جتنا تم ہمیں دبانے کی کوشش کرو گے پہلے سے سینکڑوں گنا زیادہ قوت کے ساتھ ہم ابھریں گے۔ تم اگر حسد کرتے ہو کہ ہمارا مقام ہمالہ کی چوٹیوں تک پہنچ چکا ہے تو ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ اس مقام سے گرانے کی کوشش کرو گے تو ہم ثریا سے باتیں کرنے لگیں گے۔ وہاں سے گرانے کی کوشش کرو گے تو جنت اعلیٰ تک خدا کے فضل سے جماعت کی شہرت پہنچے گی اور جماعت کا قدم آگے سے آگے بڑھتا چلا جائیگا۔ خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے نماز جمعہ و عصر جمع کرکے پڑھائی

(فوٹو) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں اعلان کردہ مالی تحریک کا نام "سیدنا بلال فنڈ" رکھا ہے۔ (15.3.1986)

# کیا آپ تک یہ آواز پہنچ گئی ہے؟

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"ہر احمدی جس تک میری یہ آواز پہنچتی ہے وہ خود اپنا نگران بن جائے اور خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کرے کہ میں نے سال کے اندر اندر ایک احمدی ضرور … عا کرے تو یہ کچھ مشکل نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر کوئی چیز آپ کو دینا چاہتی ہو تو ہاتھ بڑھا کر اس کو نہ لینا سخت ناشکری ہے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ ستمبر ۱۹۸۵)

# صبر و رضا کے متوالوں کے نام

اِس ملک کا موسم کچھ اِس قسم کا ہے کہ ہر وقت بادلوں اور سرد ہواؤں سے پالا پڑا رہتا ہے ۔ ۔ ۔ پاکستان میں جب بادل آئیں تو کہتے ہیں بادل آرہے ہیں اور یہاں جب بادل جا رہے ہوں تو کہتے ہیں کہ موسم اچھا ہے شاید دھوپ نکلے یعنی ہمارے ملک اور اس ملک میں موسم بالکل ایک دوسرے کی ضد ہے ۔ ۔ ۔ چند دن ہوئے سخت سردی کی رات تھی اور غیر متوقع طور پر آسمان صاف تھا ۔ ۔ آسمان پر چند ستارے جھلملا رہے تھے ۔ ۔ گرد و پیش کی روشنیوں کے باعث صرف چیدہ چیدہ ستاروں سے ہی آنکھ مچولی ہو سکی لیکن ان ستاروں کی کرن سیدھے روح میں کچھ ایسی جذب ہوئی کہ دل و دماغ میں اترتی چلی گئی ۔ ۔ بچپن میں ربوہ سے کبھی بیرونِ شہر یعنی لاہور یا کسی اور شہر جانے کا اتفاق ہوتا تو رات کے وقت آسمان کو دیکھتے کہ کیا ایسے ہی آسمان اور ستارے یہاں بھی نکلے ہیں کوئی فرق تو نہیں ۔ ۔ ۔ ؟ پھر اپنے عزیزوں کا خیال آتا کہ شاید وہ بھی ان ستاروں کو دیکھ رہے ہوں گے ۔ کچھ اسطرح ستاروں کی زبانی ان سے بات ہو جاتی ۔ ۔ ۔ یہاں جب ستاروں پر نظر پڑی تو بچپن کی ایک بے سمجھ حرکت نے یوں کروٹ لی کہ ہزاروں میل دور اپنے وطن کی یاد دل و دماغ میں بسنے لگی ۔ ۔ وہی پیغام جو بچپن میں سنا کرتا تھا ستاروں کی زبانی رس گھولنے لگا ۔ لیکن اس بار پیغام کچھ اور تھا اور باتیں کچھ ان ہونی تھیں ۔ ۔ ۔ ستارے بھی کچھ پریشان سے لگے ۔ ۔ ۔ بے چین سے لگے اور یوں لگا جیسے مضطرب ہوں ۔ صرف ایک یاد نے ستایا اور وہ یاد اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کی یاد تھی جو اس وقت ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں ۔ ۔ ان ستاروں کی زبانی ساہیوال کے مجاہد قیدیوں کا حال بھی سنا اور سندھ کے مظلوموں کی کہانی بھی نظر سے گزری ۔ ۔ ۔ سرد رات کے یہ چند لمحے جو طویل داستان کے دروازے پر مجھے لے گئے ۔

میں جانتا ہوں کہ میرے یہ دینی بھائی اپنے پیچھے عزیز و اقارب چھوڑ کر جیلوں میں بند ہیں ۔ ہر ظلم جو اختیار کیا جا سکتا تھا وہ کیا گیا ہے اگر ایک نے جیل میں وقت گزار کر قربانی کر رہا ہے تو دوسرا حضرت محمد مصطفیٰ کے زمانہ کی تصویر گلیوں میں پتھر اور گالیاں کھا کر کھینچ رہا ہے ۔ ۔ ۔ غرض قربانی کا معیار کچھ اسطرح ترازو میں تل رہا ہے کہ دورِ اوّل ایک پلڑے میں اور یہ دور دوسرے پلڑے میں ۔ ۔ ۔ ہر ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش میں ہے ۔ ترازو کا پلڑا نہ اِدھر جھکنے کو ہے نہ اُدھر ۔ ۔ ۔ یوں لگتا ہے کہ دونوں فاصلوں کو ایک جگہ اکٹھا کر دیا گیا ہے ۔ اِس دور میں قربانیوں کی مقدار اور اخلاص پہلے دور سے کچھ اسطرح مل گئے ہیں کہ یہ فیصلہ دینا کہ کون آگے بڑھا اور کون پیچھے رہا بس کی بات نہیں ۔ ۔ ۔ ان جوانوں میں سے ہر ایک میں صحابہؓ کی روح بولتی دکھائی دیتی ہے ۔ ہر عمل سے صحابہ کے گیت سنتے ہیں ۔ کلمہ کی آواز وہی ہے جو چودہ صدیاں قبل تھی لیکن ایک فرق کے ساتھ ۔ ۔ ۔ پہلے عرب میں عربی لہجہ سے کلمہ کی آواز اٹھی اور آج پاکستان سے اُردو لہجہ میں آواز بلند ہوئی ۔

میں نے نظرِ غور سے دیکھا تو آپ میں حضرت بلالؓ کی روح کروٹیں لیتی دیکھی جو ہر قیمت پر اللہ کے احد ہونے کا نعرہ لگا رہی ہے ۔ ۔ حضرت ضرار کی جولانیاں دیکھیں جو بڑے سے بڑا قلعہ بھی سر کرنے کا عزم رکھتی ہے ۔ بغیر زرہ پہنے دشمن کا مقابلہ کرنے کی طاقت آپ میں دیکھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایک جانب حضرت صفیہؓ ہاتھ میں لٹھ لئے کھڑی ہیں تو دوسری جانب حضرت خولہؓ بھیس بدلے دشمن پر پے در پے حملوں میں مصروف ہیں ۔ معوذؓ اور معاذؓ کو ابوجہل جیسے دشمن پر حملہ کرنے کی طاقت آپ کے رگ و خون میں دوڑتے دیکھتا ہوں ۔ غرض آپ وہ مضبوط اسلام کے سپاہی بن کر دشمن کے سامنے آئے ہیں جن کے آگے ہر مضبوط سے مضبوط قلعہ زمین بوس ہوا اور ہر بڑے سے بڑا دشمن ہلاکت تک پہنچا ۔ آپ نے صحابہ کا صبر دکھایا ہے ۔ ۔ ۔ آپ کے حوصلے ضرور ان پہاڑوں سے بڑھ کر ہیں جن سے لوگ خوف کھاتے ہیں ۔

بس میرے بھائیو اب جنگ کے آخری ایام ہیں اور یہ صبر و حوصلہ کی جنگ بالکل نئے دور میں داخل ہو گئی ہے ۔ ۔ ۔ آپ

کی قربانیوں سے حضرت عمرؓ پیدا ہونے والے ہیں اور حضرت خالد بن ولیدؓ جنم لینے کو ہیں۔ یہ جنگ تو اب دشمن اپنے گھر میں لڑے گا اور ایک ایک گھر مفتوح ہوگا اور یہ سب آپ کی جیتی ہوئی جنگ ہوگی جو آپ نے اللہ کی خاطر لڑی۔

بس آپ نے کچھ اس قسم کی استقامت دکھائی کہ جس "سے مراد ایک ایسی حالتِ صدق و وفا ہے جس کو کوئی امتحان ضرر نہ پہنچا سکے یعنی ایسا پیوند ہو جس کو نہ تلوار کاٹ سکے نہ آگ جلا سکے اور نہ کوئی دوسری آفت نقصان پہنچا سکے۔ عزیزوں کی موتیں اس سے علیحدہ نہ کر سکیں پیاروں کی جدائی اس میں خلل انداز نہ ہو سکے بے آبروئی کا خوف کچھ رعب نہ ڈال سکے۔ ہولناک دکھوں سے مارا جانا ایک ذرہ دل کو نہ ڈرا سکے"۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔

کلمہ کی خاطر قید میں جانا اور اللہ کی رضاء کی خاطر قید ہو جانا یا مارے جانا میرے خیال میں نسبتاً مشکل امر نہیں چونکہ ایک مقصد کی خاطر دی گئی قربانی ہمیشہ سکون کا موجب ہوئی ہے اور پھر ایسا مقصد جس کے لئے صدیوں لوگ ترستے رہے ہوں اور اس وقت کا انتظار کرتے رہے ہوں کہ اللہ کی راہ میں قربانی دینے کا موقعہ ملے لیکن خواہشیں دل میں لے کر وہ لوگ اس جہان سے گزر گئے۔ ۔ ۔ ایک سال نہیں۔ دو سال نہیں۔ دس بیس یا پچاس سال کی بات نہیں تیرہ چودہ سو سال کی بات ہے کہ اللہ نے کروڑوں انسانوں پر آپ کی قربانی کو ترجیح دی کہ آپ چند دن اپنے عزیزوں سے جدا ہوں چند دن ظلم کی برچھی کو اپنے سینوں میں اتاریں عزیزوں کو اپنی نظروں کے سامنے شہید ہوتا دیکھیں چند جانوں کو اپنے پاس بلایا اور ہر صبر کے معیار کو آپ پر پرکھنے کا بیڑا اٹھائے رکھا کہ ہاں ... ساہیوال کے لوگ اور سندھ کے باسی اور اسی طرح باقی ملک کے جاں نثار میری راہ میں قربانی کریں۔ کس بات کے عوض۔ ۔ کس خوبی کے تحت۔ اور کس عمل پر...؟ ہر سو اندھیرا دیکھیں گے اپنے اپنے گریبان میں جھانکنے سے اس اندھیرے کا احساس ہوگا کہ ہم میں کون سا سرخاب کا پر تھا جو ہم چنے گئے اور ہم اس حدیث کے مصداق ٹھہرے کہ اوّلین کو آخرین سے کچھ اس طرح ملا دیا جائے گا کہ ان کی پہچان مٹ جائے گی۔۔

میں نے خوب سوچا اور غور کیا کہ شاید کسی میں عام انسانوں سے ہٹ کر کوئی خوبی دکھائی دے لیکن کچھ نہ ملا۔

۔ ۔ ۔ صرف ایک خوبی نے آپ کو صحابہ سے ملا دیا اور وہ خوبی اس دور کے انسان میں صرف آپ میں ہے ہاں صرف آپ میں۔ ۔ اور کتقدر پیار کے لائق ہیں آپ ۔ ۔ ۔ اور آپ کی یہ بات آپکو دیواروں کی قید سے نکال کر کس طرح آزاد کر رہی ہے جیل کی دیواریں اس خوبی کے آگے ہیچ ہیں۔ آپ کی محبت ملک ملک لوگوں کے دلوں میں بستی چلی جا رہی ہے۔ آپ کے ذکر سے آنکھیں نم اور دلوں کی دھڑکنیں تیز ہو جاتی ہیں۔ وہ آخر کیا خوبی ہے جس نے آپ کو سب پر افضل کر دیا اور خلیفۂ وقت بھی آپ کے ذکر سے خوش اور آپ کے ذکر سے پُرنم ہو جاتا ہے۔ کبھی غور کیا آپ نے؟ ضرور کیا ہوگا۔ ۔ ۔ اور وہ خوبی ایک ہی ہے۔ ۔ ۔ اور وہ یہ کہ آپ نے اللہ کے مسیح کو مانا اور بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ کی تعلیم کو سینہ سے لگایا۔ آپ نے اس پر عمل کیا اور خوب خوب کیا تبھی تو آپ آزاد ہوئے۔ ۔ ۔ یہ جیل۔ ۔ ۔ یہ جانی اور مالی مشکلات کا دور آپ کے لئے آسان ہوا اور آپ نہ صرف زمان و مکان سے آزاد ہوئے بلکہ آپ نے دوسروں کو قیدی بنا دیا تمام احمدی دنیا کو اپنی محبت میں گرفتار کیا تو دوسری جانب اپنے مکار دشمن کو اللہ کی نفرت اور غضب میں قید کر دیا۔

کتقدر عجیب عمل کر گئے آپ۔ ۔ ۔ اکناف عالم پر خود کو ستاروں کا روپ دے دیا۔ ۔ ۔ آپ سے یہ زمین و مکان روشن ہیں اور قومیں آپ سے زندگی کے گُر سیکھیں گی۔ ۔ ۔ یہ دولتِ بے بہا آپ مرد و زن کو مبارک ہو اور اس دولت کو ہمیشہ چھوٹے محمدؐ بن کر آنے والی نسلوں میں تقسیم کرتے رہیں

تحریر:۔ محمد اسلم خالد لندن

# مجلسِ عرفان حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۔ ۲۸ فروری ۱۹۸۶ء　　۔　　بمقام مسجد فضل ۔ لندن

(مجلس عرفان کی کارروائی انگریزی میں ہوتی ہے ۔ انگریزی سے اردو خلاصہ "النور" اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)
(ایڈیٹر)

مرتبہ ۔ محترمہ ثریا غازی صاحبہ ۔

س :۔ کیا کافروں کو اُن کے اچھے اعمال کی جزا ملے گی ۔ ؟

ج :۔ جب بھی انسان کوئی نیکی کا کام کرتا ہے ۔ تو کسی خاص نیت کے تحت کرتا ہے ۔ اور جس کو خوش کرنے کے لیئے وہ کام کیا جاتا ہے ۔ اُس سے انعام اور بدلے کی توقع بھی رکھتا ہے ۔ اِس سلسلے میں اسلام یہ بنیادی اصول سکھاتا ہے کہ ہر کام کو محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر کرنا چاہیے اور اُسی سے ہی انعام اور بدلے کی توقع رکھنی چاہیے ۔ اگر ہم ہر کام رضائے الہٰی کے حصول کے لیئے کرنا شروع کر دیں تو زندگی کا ہر لمحہ نفع بخش ثابت ہو سکتا ہے ۔ فرمایا اپنی ذات میں یہ ایک وسیع اور اہم مضمون ہے ۔ لیکن میں یہاں صرف ایک موٹا سا اصول بیان کروں گا جس سے یہ مضمون واضح ہو جائے ۔ بعض لوگ فطرتاً نیک ہوتے ہیں اور وہ اپنی نیک فطرت سے مجبور ہو کر نیکی کرتے ہیں اور اِسی طرح بُرے کام کرنے والے بھی اپنی فطرت کی بُرائی کی وجہ سے بُرے کام کرتے ہیں اس کے برعکس بعض لوگ ارادہ کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر نیک کام کرتے ہیں اور بُرے کام سے بھی یہ جانتے ہوئے اجتناب کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اِس کام کے کرنے سے ناراض ہوگا ۔ اب فطرتی طور پر اچھائی کرنے والا اور بُرائی سے بچنے والا آدمی اور ارادۃً اچھائی کرنے والا اور بُرائی سے بچنے والا برابر نہیں ہو سکتے ۔ اِسلیئے اِن کی جزا اور سزا بھی ایک جیسی نہیں ہوتی حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص نیک فطرتی کی وجہ سے نیک کام کرتا ہے ۔ تو اُسکی جزا اُسکو اِس دنیا میں سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کر کے دی جاتی ہے ۔ آنحضرت صلعم سے کسی نے پوچھا کہ اسلام لانے سے پہلے جو نیکیاں میں نے کی تھیں اُن کا بدلہ مجھے کیسے ملے گا تو آپؐ نے فرمایا ۔ کہ تمہارا اسلام قبول کرنا ہی اِن نیکیوں کا انعام ہے ۔ اِس سے بڑھ کر انعام اور کیا ہو سکتا ہے ۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ایک شعر میں فرمایا ہے ۔

"جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار"

یعنی جو نیک فطرت لوگ ہیں وہ بالآخر سچائی قبول کر لیں گے ۔ اور یہی اُن کا انعام ہوگا ۔ اِسی مضمون کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے ۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے "لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا لَھَا مَا کَسَبَتْ وَ عَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ" ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کسی کو اُسکی طاقت سے بڑھ کر امتحان میں نہیں ڈالتا ۔ جو شخص نیکی کرتا ہے اُس کو اُس نیکی کا بدلہ ضرور ملتا ہے ۔ اور جو غلطی کرتا ہے ۔ اُس کو بھی اُس کے نتائج برداشت کرنے پڑتے ہیں ۔ یہ ایک بنیادی اصول ہے جو انسانوں پر صادق آتا ہے ۔ قطع نظر اِس کے کہ اِن کا کسی مذہب سے تعلق ہے یا نہیں ہر شخص کے کچھ پیمانے یا حدود ضرور ہوتی ہیں ۔ اچھائی اور بُرائی کے متعلق اُس کے نظریات ہوتے ہیں اس کو اِسی کے مطابق جزا ، سزا دی جائے گی ۔

س :۔ اگر میاں بیوی کی طلاق ہو چکی ہو اور بچے ماں کے ساتھ ہوں جو اُنہیں والد کے خلاف باتیں بتاتی رہتی ہو تو ایسی صورت میں بچوں کو کیا کرنا چاہیے ۔

ج :۔ قرآنِ کریم میں ماں اور باپ دونوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے ۔ فرمایا "وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا" ماں باپ سے احسان کا سلوک کرو ۔ فرمایا ۔ احسان عدل سے اوپر والا درجہ ہے ۔ اِسلامی اصطلاح کے مطابق جب احسان کرنے کے لیئے کہا جائے تو اُس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ماں باپ کے حقوق تو دیئے جاچکے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اِن سے ایک قدم آگے بڑھنے کے لیئے فرماتا ہے ۔ کہ صرف اِن کے حقوق ہی نہ دو بلکہ اِحسان کرو ۔ یعنی اگر وہ تمہارے ساتھ سختی اور زیادتی بھی کریں تب بھی تمہارا فرض ہے کہ اُن کے ساتھ نرمی اور اچھائی کا سلوک کرو حتیٰ کہ ماں باپ کو اُن کی زیادتیاں یاد بھی نہ کرواؤ ۔ قرآنِ کریم نے یہ سلوک صرف ماں کے لیئے ہی نہیں بلکہ باپ کے لیئے بھی فرض کیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اولاد پر ماں اور باپ دونوں سے برابر حسنِ سلوک کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے ۔ اگر کوئی ماں ارادتاً اپنے بچوں کے دل میں باپ کے خلاف نفرت اور بغاوت کے جذبات پیدا کرتی ہے تو وہ قرآن کی تعلیم کے صریحاً خلاف کرتی ہے اس کو اپنی رنجشیں اور تکالیف صرف اپنی ذات تک محدود رکھنی چاہیں ۔ اور بچوں میں باپ کے متعلق نفرت کے جذبات پیدا کرنے سے اِجتناب کرنا چاہیے ۔ اور غیر جانبدار رہتے ہوئے بچوں کو وہی تعلیم دینی چاہیے جو قرآنِ کریم سکھاتا ہے ۔ اگر باپ سے ایسا کام سرزد ہوا ہو جس سے بچوں کے جذبات مجروح ہوئے ہوں تب بھی بچوں کو اللہ تعالیٰ کی خاطر باپ سے حسنِ سلوک کرنا چاہیے ۔

### THIRD SESSION

Sh. Mubarak Ahmad, Presiding

| | |
|---|---|
| 7:30 pm | Talawat-e-Quran..........Dr. Maghfoor Ahmad |
| 7:40 pm | Cultural Mix in Islam: A Panel Discussion<br>Moderator: Dr. Syed Jafar Ali<br>Panel: Noorud Din Alhadith, Munawar A. Saeed, Abdur Raqib Wali, Tariq Sharif |
| 8:30 pm | Maghrib & Isha Prayers. |
| 8:45 pm | Majlis-e-Ilm-o-Irfan: Questions-Answers<br>Panelists: Sh. Mubarak Ahmad, Malik Saifur Rahman, Dr. Ehsan U. Zafar, Abid Hanif, Rashid Ahmad. |
| 10:30 pm | End of Session III |

## SUNDAY, JUNE 29:

| | |
|---|---|
| 4:00 am | Tahajjud Prayers. |
| 4:30 am | Fajr Prayers. |
| 4:45 am | Darsul Quran.................Inamul Haq Kausar |
| 4:55 am | Darsul Hadith.........Sh. Naseerud Din Ahmad |
| 5-7 am | Break |
| 7:00 am | BREAKFAST |

### FINAL SESSION

| | |
|---|---|
| 9:00 am | Talawat-e-Quran.............Hafiz Nasir Ahmad |
| 9:10 am | Poem.........................Hamid Ahmad Bhatti |
| 9:20 am | Islam and Westernization<br>.... Haji Dhul Waqar Yaqoob |
| 9:40 am | Power of Prayer........Dr Masood Ahmad Qazi |
| 10:00 am | Muslim Social Life......Anwar Mahmood Khan |
| 10:20 am | Break |
| 10:30 am | Poem..................................Jameel Saeed |
| 10:40 am | Muslim Conributions to Science<br>.... Dr. Syed M. Yousaf |
| 11:00 am | Closing Address by the Ameer<br>.... Sh. Mubarak Ahmad |
| 12:00 | Conclusion and Dua |
| 12:30 pm | LUNCH |
| 1:30 pm | Zuhar and Asr Prayers. |

END OF CONVENTION

## حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دینی مصروفیات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی ہے الحمد للہ۔ حضور تمام احباب جماعت کو محبت بھرا سلام کہتے ہیں اور ان کی دینی و دنیوی خوشحالی کیلئے دعاگو ہیں۔

حضور گزشتہ ہفتہ کے دوران بھی مہمات دینیہ میں شب و روز مصروف رہے۔ پنجوقتہ نمازوں کی امامت، خطبہ جمعہ اور جمعہ و ہفتہ کو مجلس عرفان منعقد کرنے کے ساتھ ساتھ روزانہ دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والے احباب کو حضور ملاقات کا شرف بخشتے رہے اور انہیں اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے رہے۔ اسی طرح روزانہ حضور کی خدمت میں سینکڑوں خطوط موصول ہوتے رہے اور حضور بعد ملاحظہ ان کے جوابات اپنے دستخطوں سے بھجواتے رہے۔

**برطانوی ٹیلیویژن کو انٹرویو:** 23 اپریل 1986ء بروز بدھ حضور نے برطانوی ٹیلیویژن کے چینل 4 کیلئے ایک گھنٹہ کا انٹرویو ریکارڈ کروایا جس میں حضور نے پاکستان میں جماعت احمدیہ کے موجودہ حالات کے متعلق متعدد سوالات کے جوابات دیئے۔ چنانچہ چینل 4 پر مورخہ 28 اپریل بروز سوموار شام سات بجے کے خبرنامہ میں ربوہ اور دوسرے مقامات کے مختلف مناظر دکھانے کے ساتھ ساتھ حضور کے اس انٹرویو کے بعض حصے دکھائے گئے جس کی تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ علیحدہ شائع کی جائیگی۔

**غیر از جماعت پاکستانیوں کے وفد کی ملاقات:** مورخہ 20 اپریل بروز اتوار بعد نماز عصر نصرت ہال ملحق مسجد فضل لندن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے غیر از جماعت پاکستانیوں کے ایک وفد سے ایک گھنٹہ تک بصیرت افروز خطاب فرمایا اور اسکے بعد انفرادی طور پر سب سے مصافحہ فرمایا۔ اس وفد میں ایسٹ لندن، نارتھ لندن اور بارکنگ کی جماعتوں کے ذریعہ 22 افراد شامل تھے۔ حضور سے ملاقات سے قبل مکرم مبارک احمد صاحب ساقی، مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما اور مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ نے حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے۔ آخر میں مہمانوں کیلئے ضیافت کا بھی انتظام کیا گیا۔ خدا کے فضل سے جملہ غیر از جماعت ایک غیر معمولی اچھے تاثر کے ساتھ واپس لوٹے۔ الحمد للہ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں قبول حق کی توفیق بخشے۔ آمین۔

## تبلیغ میں کامیابی دعا سے ہوتی ہے

"اگر آپ دعا کریں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ تبلیغ کے نقطۂ نگاہ سے نئے نئے پھل عطا کرتا چلا جائے گا۔ کسی انسان کے نفس کی چالاکی کام نہیں آیا کرتی اور نہ علم سے کبھی میدان سر ہوتے ہیں۔ تبلیغ کا میدان تو محبت اور اخلاص اور وارفتگی کو چاہتا ہے اور دعاؤں کے عادی لوگوں کو زیادہ پھل ملا کرتے ہیں۔" (اقتباس از خطاب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ یورپین خدام الاحمدیہ اجتماع 29/6/86)